سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقب المحبوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی ؒ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی ؒ

تالیفِ لطیف

حاجی نجم الدین سلیمانی ؒ

حسب ارشاد

حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی

فیصل آباد - پاکستان

ناشر ——— چشتیہ اکادمی فیصل آباد

طابع ——— حسن بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

طباعت ——— آفسٹ ، سفید کاغذ ۔ مجلّد

ضخامت ——— ۷۲۰ صفحات ۲۳×۳۶/۱۶

تعداد ——— ۵۰۰ (پانچسو)

قیمت ——— ۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپے)

سالِ اشاعت ——— سنہ ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر

میاں ھارون احمد چشتی

مینجر: مکتبہ الفوائد ۔ فرحت منزل چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

ٹیلی فون :۔ ۲۸۸۵۵

نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ علم کے غرور سے باہر نہیں نکل جاتا۔ اور اگر وہ علم کو ترک نہیں کرتا تو وہ شیطان بن جاتا ہے۔

نیز غوثِ اعظمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی تو اُس سے عشق کا مفہوم دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف بڑھنا اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے ماسوا ہر چیز سے منقطع کرنے کا نام عشق ہے۔

غوثِ اعظمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کا دیدار کیا تو معراج کی حقیقت کے بارے میں دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، معراج کا مطلب یہ ہے کہ انسان میری طرف پرواز کرے اور خدا کے سوا ہر چیز سے کٹ جائے نیز خدا نے فرمایا کہ معراج یہ ہے کہ انسان کی نگاہ کو کوئی چیز اپنی طرف مائل نہ کر سکے۔ اے غوثِ اعظم جو شخص میری طرف معراج نہیں کرتا تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور جو شخص نماز سے محروم ہوتا ہے وہ معراج سے بھی محروم رہتا ہے۔ اور جو شخص معراج سے محروم ہو جائے تو گویا وہ ہر چیز سے محروم رہ گیا۔

اسی طرح سیّد السادات حضرت سیّد جعفر مکیؒ خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کو بھی حق تعالیٰ نے مرتبۂ کلیمی عنایت کیا تھا۔ چنانچہ اخبار الاخیار میں ان کے بارے میں لکھا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ اے میرے بندے میرا جلال میرے جمال کی جولان گاہ ہے اور میرا جمال دراصل میرے جلال کا ہی نور اور پرتو ہے اے میرے بندے تو میرے جلال اور جمال کے درمیان موجود رہتا ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس طرح "قُم بِاذنِ اللہ" سے مُردے زندہ کرتے، اسی طرح جناب شمس الدین تبریزیؒ "قُم بِاذنی" کہہ کر مردے کو زندہ کر دیتے۔

قُم بِاذنی و قُم بِاذنِ اللہ
ہر دو یک نغمہ ایست از لبِ یار